بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ جنگ کی جمعے کی اشاعت میں اسلامی بنکاری کے حوالے سے ایک فتوی شائع کیا گیا ھے جس کے مندرجات سے ھم اتفاق نہیں کرتے اور ریکارڈ کی درستگی کے لئے اپنا مندرجہ ذیل موقف سامنے لانا چاھتے ھیں :

- بینک اسلامی پاکستان ایک مکمل اسلامی بینک ھے جس کا اپنا ایک شریعہ بورڈ موجود ھے جو ممتاز علماء پر مشتمل ھے- اس بورڈ کی سربراھی عالم اسلام کے جلیل القدر عالم دین اور ماھر اسلامی معیشت جسٹس (ر) مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کرتے ھیں- شریعہ بورڈ کے ایک اور معزز رکن پروفیسر ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب ھیں جو سعودی عرب ریاض کی مشھور یونیورسٹی "جامعۃ الامام محمد بن سعود "اور ملائیشیا کی انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی سمیت اعلی اسلامی تعلیمی اداروں سے وابستہ رہ چکے ھیں اور اسلامی معیشت پر قابل قدر کام کے حوالے سے جانے جاتے ھیں- شریعہ بورڈ کے تیسرے رکن مفتی ارشاد احمد اعجاز صاحب ھیں جنھوں نے جامعہ بنوری ٹاؤن سے سند عالم دین اور دار العلوم کراچی سے سند فتوی نویسی حاصل کی ھے اور ان کی امتیازی خصوصیت یہ ھے کہ انھوں نے اقرا ءونیورسٹی سے بزنس ایڈمنسٹریشن کی ڈگری بھی حاصل کر رکھی ھے اور فی الوقت فائنانس میں ایم- فل کر رھے ھیں- شریعہ بورڈ کی سرپرستی میں بینک اسلامی کا شریعہ ڈپارٹمنٹ تمام کاروباری سرگرمیوں کی مکمل نگرانی کرتا ھے اور مستقل بنیادوں پر مختلف قسم کے آڈٹ کرتا ھے اور مکمل خود مختاری کے ساتھ بینک کے معاملات پر کڑی نظر رکھتا ھے- لھذا ھم یہ واضح کردینا چاھتے ھیں کہ بینک اسلامی کے تمام کاروباری معاملات شریعت کے متعین مالیاتی اصولوں کے مطابق چلائے جاتے ھیں اور کسی ایسی سرگرمی میں بینک اسلامی کسی طرح ملوث نھیں جو شریعت کے خلاف ھو؛
- بینک اسلامی نے اس مالیاتی نظام کو نافذ العمل کیا ھوا ھے جس کے اصولی طور پر درست ھونے کا فتوی عالم اسلام کے تمام ملکوں کے نمائندہ علماء کی تنظیم " مجمع الفقہ الاسلامی، جدہ –سعودی عرب" نے دیا ھے- مجمع الفقہ الاسلامی کے ممبر علماء میں امام کعبہ، سعودی عرب، مصر اور قطر کے مفتئ اعظم، ھندوستان کے ممتاز علماء جیسے لوگ شامل ھیں- عالم اسلام کے بہت سے ممتاز فقھی ادارے اور دار الافتاء اس نظام کے درست ھونے کا اصولی فتوی جاری کرچکے ھیں- اس وجہ سے یہ سمجھنا کہ یہ طریقہ کار شاید صرف پاکستان ھی میں ایک نیا تجربہ ھے، درست نہیں؛
- اس فتوی میں یہ ذکر کیا گیا ھے کہ "علماء کرام بینکوں کو اطلاع کرکے باقاعدہ ان سے رابطے کرتے رھے . . . . اور حاصل ھونے والی معلومات کا عرصے تک جائزہ لیا جاتا رھا " یہ بات بالکل حقیقت کے برخلاف ھے- بینک اسلامی سے اس فتوے میں مذکور کسی عالم دین نے کبھی بھی رابطہ نھیں کیا جب کہ بینک اسلامی نے اپنے معاملات کو شفافیت پرکھنے کیلئے کئی حضرات کو دعوت دی مگر ھمیں کوئ حوصلہ افزا جواب کبھی بھی نھیں ملا- اس صورت حال کے پیش نظر بینک اسلامی پر یہ فتوی کسی صورت لاگو نھیں ھوتا؛
- بینک اسلامی اس فتوی کے جاری کرنے والے تمام علماء کی بزرگی، عظمت اور علم و فضل کے اعتراف کے باوجود یہ سوچنے پر مجبور ھوگیا ھے کہ یہ اصحاب علم دنیا کے رائج الوقت نظام معیشت سے کما حقہ واقفیت نھیں

رکھتے اور نہ ھی موجودہ اسلامی بنکاری کے نظام کا ان کو اس طرح مکمل تعارف حاصل ھے جو دوسرے اس میدان کے علماء کو حاصل ھے؛